



طبقات ”فقہائے حنفیہ“ پر مؤلفات: تعارفی و تجزیاتی مطالعہ

The Compilation of Categories of Ḥanafī Jurists: An Introductory and Analytical Study

Majid Nawaz *, Muhammad Aslam, (Ph.D)**1

*PhD Scholar, University of Karachi, Karachi

**Assistant Prof. (Visiting) International Islamic University, Islamabad.

Keywords:

Fiqh Literature,
Ḥanafī Fiqh, Jurists,
Ṭabaqāt-ul-Fuqahā,
Jurisprudence



Nawaz, M. and Aslam, M. (2020). The Compilation of Categories of Ḥanafī Jurists: An Introductory and Analytical Study. *Al-'Ulūm Journal of Islamic Studies*, 1(2), 69 - 87

© 2020 AUJIS. All rights reserved

Abstract: Islamic Jurisprudence has vast ground to address human deliberations to solve and address the issues which are part of society in day to day life. The scholars have been adopted those specified jurists they had compiled Ḥanafī Fiqh for because of social experiments with the evolution of its progress. The work juristically has advanced to meet social challenges with the passage of time in different classes and groups across Ḥanafī Fiqh in the world that was titled classes of Ḥanafī Jurists (Ṭabaqāt-ul-Fuqahā). The later scholars prepared the research work on these classes of Ṭabaqāt-ul-Fuqahā to get verification about any religious order and command from the literature of Jurists. This study explores the scholar's views regarding these Ḥanafī classes to assess and comparison on behalf of a basic principle of Ḥanafī Fiqh. The historical overview of these classes provides a brief introduction to the evolution of Ḥanafī jurists in the world and describes their research work concerning contemporary problems among human and social trends. This research may awake modern researcher to put their work addressing society based matters which has a social requirement to open new avenues for the next step among the researchers of Islamic Sharī'ah.

¹Corresponding author, Email: hafizaslam786@gmail.com



علم فقہ کی اصطلاح میں احکام شرعیہ کو تفصیلی دلائل کے ساتھ جاننے والے کو فقیہ کہتے ہیں۔ اس کی جمع فقہاء آتی ہے۔ ہر دور میں فقہائے کرام موجود رہے جو امت مسلمہ کی احکام شرعیہ کے حوالے سے رہنمائی کرتے رہے۔ فقہائے کرام کو چند طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ طبقات فقہاء کی معرفت اہل علم اور اصحاب افتاء کے لئے از حد ضروری ہے۔ یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے فقہائے کرام کے مقام و مرتبہ کے بارے میں معرفت حاصل ہوتی ہے۔ طبقات فقہاء کی معرفت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ کون سا فقیہ کس درجہ میں ہے اور اگر فقہائے کرام کے اقوال متعارض و متضاد آجائیں تو کس کے قول کو ترجیح دی جائے گی۔ علما نے اس فن پر متعدد کتب تصنیف کیں اور مختلف طبقات کے تحت فقہاء کے تراجم و تعارف کو ذکر کیا ہے۔ طبقات فقہاء کی معرفت کی اہمیت و افادیت کو بیان کرتے ہوئے ابن الخنئی "طبقات الحنفیہ" میں فرماتے ہیں:

"لا بد للمفتی المقلد أن يعلمها، حتى يعلم حال من يفتى بقوله في مرتبة الرواية ودرجة الرواية، ليكون على بصيرة وافية في التمييز بين القائلين المتخالفين وقدرة كافية في الترجيح بين القولين المتعارضين"¹

(مفتی مقلد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس ضابطہ کو جانے، یہاں تک وہ جس کے قول پر فتویٰ دے رہا ہے اس کے حال کو روایت کے مرتبہ میں اور روایت کے درجہ میں جانتا ہو، تاکہ اس کے پاس دو مخالف قائلین کے اقوال کے درمیان فرق کرنے کی کافی بصیرت ہو اور اس کے پاس دو متضاد اقوال کے درمیان ترجیح دینے کے لئے کافی قدرت ہو۔)

اسی طرح ابن عابدین شامی کی "رد المحتار"² میں اور امجد علی اعظمی کی "بہار شریعت"³ میں ہے۔

اس عبارت سے طبقات فقہاء کی معرفت کی ضرورت و اہمیت بالکل عیاں ہے۔ جب تک مفتی کو کسی روایت کے درجہ اور مرتبہ کی واقفیت نہیں ہوگی اور جس فقیہ سے روایت مذکور ہے اس کا درجہ اور طبقہ معلوم نہیں ہوگا اس وقت تک دو مخالف اور متضاد روایات کے درمیان فرق کرنا، ایک روایت کو دوسری روایت پر ترجیح دینا اور ایک روایت جو محتمل الامرین ہو اس میں ایک امر کی تعیین کرنا بہت مشکل ہوگا۔

¹ - علماء الدین بن امر اللہ حمیدی، طبقات الحنفیہ (بغداد: مطبعة ديوان الوقف السني، سن)، ۱: ۱۴۵۔

² - محمد ابن بن عمر شامی، شرح عقود رسم المفتی (کراچی: مکتبۃ البشری، ۱۴۳۰ھ)، ۹۔

³ - امجد علی اعظمی، بہار شریعت (کراچی: مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ)، ۳: ۱۰۵۷۔

فقہائے تراجم ذکر کرنے کے فوائد

علماء و فقہائے تراجم یعنی حالات زندگی ذکر کرنے میں چند عمدہ فوائد ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

پہلا فائدہ۔ یہ ہے کہ علماء و صلحا کے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

﴿الَّذِينَ كَرِهَ اللَّهُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ﴾⁴ (ترجمہ: اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔)

اور سلف میں سے ایک جماعت نے کہا کہ اس سے مراد رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کا ذکر کرنا ہے اور انہیں یہ شرف اور فضیلت (۱) نبی اکرم ﷺ کی زیارت (۲) دین کا علم حاصل کرنے (۳) اور نبی اکرم ﷺ کی کامل اتباع کرنے کی وجہ سے حاصل ہوا تو تابعین اور ان کے بعد والے علما جب آخری دو وجوہ شرف میں ان کے ساتھ شریک ہیں تو ان تابعین اور مابعد کے علما کے ذکر اور تذکرے سے بھی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔⁵

دوسرا فائدہ۔ یہ ہے کہ فقہائے کرام کے مناقب اور احوال کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور ہم ان کے اچھے اعمال اور کردار سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور ان کے آداب و اخلاق سے اپنے آپ کو مزین اور آراستہ کرتے ہیں۔⁶

تیسرا فائدہ۔ یہ ہے کہ ان کے مراتب و درجات کے بارے آگاہی اور ان کے زمانہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے جس کی بدولت ہم ہر فقیہ کو اس کے مرتبہ پر رکھتے ہیں، نہ ہی عالی کو اس کے مرتبہ سے نیچے لاتے ہیں اور نہ کسی دوسرے کو اس سے بلند کرتے ہیں بلکہ ہر ایک کو اس کے مقام پر رکھتے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ﴾⁽⁷⁾ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"امرنا رسول الله ﷺ أن ننزل الناس منازلهم"⁸

⁴ القرآن ۱۳: ۲۸۔

⁵ عبد القادر قرشی، الجواهر المضیة فی طبقات الحنفیة (میرت: دار احیاء الکتب العربیة، ۱۳۰۸ء)، ۱: ۱۰۔

⁶ علی بن سلطان ہروی، الاثنار الجنیة فی اسماء الحنفیة (بہند: مکتبہ خدابخش، ۲۰۰۲ء)، ۱: ۱۳۶۔

⁷ القرآن ۱۲: ۶۷۔

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لوگوں کو ان کے مراتب پر رکھیں۔⁹

چوتھا فائدہ۔ یہ ہے کہ ہمارے آئمہ اور اسلاف ہمارے لیے ہمارے والدین کی طرح ہیں، انہوں نے امور آخرت کے حوالے سے ہماری رہنمائی کی جو کہ ہمیشہ کا گھر ہے، انتہائی غیر مناسب ہے کہ ہم ان کے حالات سے بے خبر رہیں اور ان کی معرفت نہ رکھتے ہوں۔¹⁰

پانچواں فائدہ۔ یہ ہے کہ اگر ہم ان فقہائے کرام کے حالات سے باخبر ہوں گے تو جب ان کے اقوال کے درمیان تعارض ہو گا تو ہم اس فقیہ کے قول کو ترجیح دیں گے جو ان میں سے زیادہ علم و تقویٰ والا ہو گا اور اس کے قول پر عمل کریں گے۔

چھٹا فائدہ۔ جب ان فقہائے کرام کا تعارف آئے گا تو ان کی کتب کا ذکر بھی ہو گا، جس سے ان کتابوں کی عظمت و جلالت ظاہر ہوگی۔¹¹

کتب طبقات

علمائے کرام نے مفسرین کرام، آئمہ حدیث اور فقہاء کو مختلف طبقات میں تقسیم کرنے کے لئے کتب تصنیف کی ہیں۔ لہذا ضرورت اس امر کی تھی کہ یہ جانا جائے کہ علم طبقات پر لکھی گئی کتب میں کس چیز کو بیان کیا جاتا ہے چنانچہ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے محمد بن جعفر الکتانی "الرسالۃ المستطرفہ" میں کتب طبقات کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وهی التي تشتمل علی ذکر الشیوخ وأحوالهم وروایاتهم طبقة بعد طبقة وعصر ا بعد عصر الی زمن المؤلف"¹²

⁸۔ سلیمان بن اشعث سجستانی، السنن، کتاب الأدب، باب فی تنزیل الناس منازلهم (الریاض: دار السلام، ۲۰۰۶ء)، ۳۳۳:۲۔

⁹۔ علی بن سلطان، الاثمار الجنیة فی اسما الحنفیة، ۱: ۱۳۶۔

¹⁰۔ عبدالقادر، الجواهر المضیة فی طبقات الحنفیة، ۱: ۱۰۔

¹¹۔ نفس مصدر، ۱: ۱۰، ۱۱۔

¹²۔ احمد بن جعفر کتانی، الرسالة المستطرفة (میرت: دار الکتب العلمیة، ۱۴۰۱ھ)، ۱۔

کتب طبقات ان کتابوں کو کہتے ہیں جن میں راویوں کا تذکرہ، ان کے احوال و واقعات اور روایتوں کا ذکر طبقہ در طبقہ مؤلف کے زمانے تک کیا جائے۔

مذکورہ بالا تعریف فن حدیث میں لکھی جانے والی کتب حدیث کی صحیح ترجمانی کرتی ہے جبکہ طبقات فقہاء پر لکھی جانے والی کتب میں فقہائے کرام کا درجہ بدرجہ صدی کے اعتبار سے اور علم و فضل کے اعتبار سے جبکہ بعض کتابوں میں فقہاء کے اسمائے گرامی کے حروف تہجی کے اعتبار سے ذکر کیا جاتا ہے جس میں ان کا سن ولادت، سن وفات، جائے پیدائش، القاب، کنیتیں اور کتب کو بیان کیا جاتا ہے۔

ذیل میں طبقات فقہاء پر جو کتب تصنیف کی گئیں ہیں ان کا مختصر تعارف ذکر کیا جاتا ہے۔

فضائل اَبی حنیفة وأخباره ومناقبه

یہ کتاب ابو القاسم عبد اللہ بن محمد (متوفی: 335) کی تصنیف ہے۔۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات زندگی بیان کیے ہیں۔ پھر اس کے بعد اپنی اس کتاب میں ایک باب باندھا ہے "ذکر ما انتہی الینا من العلما والفقہاء والمحدثین الذین أخذوا عن اَبی حنیفة الحدیث والفقہ" اس باب کے ذیل میں آپ نے "فمن اهل الكوفة، ومن اهل مكة، ومن اهل المدينة، ومن اهل اليمن، ومن اهل البصرة، ومن اهل الیامه، ومن اهل واسط، ومن اهل الجزیره، ومن اهل الشام ومصر، ومن اهل الری وخراسان" کے نام سے آپ نے ابواب باندھے ہیں اور ان شہروں اور ملکوں میں رہنے والے فقہائے احناف جنہوں نے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتساب فیض کیا ان کا ذکر کیا ہے۔¹³

أخبار اَبی حنیفة وأصحابه

یہ کتاب عبد اللہ حسین بن علی الصمیری (متوفی: 436ھ) کی تصنیف ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی تفصیلاً بیان کیے ہیں۔ پھر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے

¹³ - عبد اللہ بن محمد سعدی، فضائل اَبی حنیفة وأخباره ومناقبه (مكة مکرمة: المكتبة الامدادية، ۱۳۳۱ھ)، ۲۲۲-۱۳۳،

اصحاب کا تذکرہ کیا ہے۔ جس میں قاضی ابو یوسف، زفر بن ہذیل، داؤد طائی، محمد بن حسن شیبانی، حسن بن زیاد، عبد اللہ بن مبارک، اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ، عیسیٰ بن ابان بن صدقہ رحمۃ اللہ علیہم کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کے طبقات بیان فرمائے اور باب کا نام "طبقات أصحاب أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ الی وقتنا هذا" رکھا۔¹⁴

طبقات الفقہاء

یہ کتاب ابو اسحق شیرازی شافعی (متوفی: 476ھ) کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب دارالرائک العربی، بیروت سے ڈاکٹر احسان عباس کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں سب سے پہلے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے، جنہیں فقہ میں مہارت اور شہرت حاصل تھی۔ اور اس کے بعد تابعین فقہاء کا شہروں کی مناسبت سے ذکر کیا گیا ہے۔ پہلے مدینہ منورہ، پھر مکہ مکرمہ، یمن، شام اور جزیرہ، مصر، کوفہ، بصرہ، بغداد اور آخر میں خراسان سے تعلق رکھنے والے فقہائے کرام کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے بعد مذاہب خمسہ (شافعیہ، حنفیہ، مالکیہ، حنبلیہ، ظاہریہ) کے فقہاء کا ذکر کیا گیا ہے۔

الجواهر المضیة فی طبقات الحنفیة

عبد القادر بن محمد القرشی¹⁵ (متوفی: 775) کی یہ کتاب پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ طبقات فقہاء حنفیہ پر ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس کتاب میں ایک مقدمہ ہے جو کہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کل 2115 فقہائے کرام کے تراجم ذکر کیے ہیں۔

سبب تالیف

¹⁴ حسین بن علی صمیری، أخبار أبی حنیفۃ وأصحابہ (بیروت: عالم الکتب، ۱۴۰۵ھ)، ۱۵۵۔

¹⁵ آپ کی کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین ہے، آپ فقیہ اور محدث تھے۔ آپ کی تصانیف میں سے الجواهر المضیة فی طبقات الحنفیة، کتاب البستان فی مناقب النعمان اور کتاب الرد علی ابن ابی شیبہ زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی وفات ربیع الاول کے مہینے میں ۷۷۵ھ میں ہوئی۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”زمانہ طالب علمی میں مجھے ایک ایسی جامع کتاب لکھنے کا شوق تھا کہ جس میں اصحاب حنفیہ کے تراجم کو جمع کیا جائے چونکہ فقہائے حنفیہ کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لیے اتنی بڑی تعداد کے تراجم کا احاطہ کرنا انتہائی دشوار تھا۔ چنانچہ میں دشواری کی وجہ سے اس کار خیر سے باز رہا اور منتقدین کی کتب میں جانچ پڑتال کرتا رہا۔ پھر سب سے پہلے مجھے اس کام پر میرے استاذ علامہ قطب الدین عبد اللہ الکریم نے ابھارا اور اس کام کے لئے مجھے کتب تواریخ بھی دیں اور امام ابو العلاء البخاری کے فوائد و نکات بھی مہیا کیے اور میں نے اس باب میں ان سے بہت زیادہ استفادہ کیا۔ اسی طرح میرے استاذ امام علامہ ابو الحسن السبکی نے مجھے اس کام کی ترغیب دی اور اس کام کے لئے مجھے چند کتب بھی مہیا کی جیسے امام حاکم کی تاریخ نیشاپور وغیرہ، میں نے اس کتاب سے مفید چیزیں لیں اور اس کام میں سب سے زیادہ مہربانی ہمارے شیخ علامہ ابو الحسن علی المارادینی نے کی اور بہت زیادہ مدد کی۔ میں جب تک اس کام میں مشغول رہا میں ان کے پاس مسلسل حاضر ہوتا رہا اور مفید چیزوں کی طرف وہ میری رہنمائی کرتے رہے۔“¹⁶

مشمولات:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو حروف تہجی پر ترتیب دیا۔

(۱)۔ کتاب کا مقدمہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

۱۔ پہلا باب: اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کے بیان میں

۲۔ دوسرا باب: نبی کریم ﷺ کے اسماء کے بیان میں

۳۔ تیسرا باب: البستان فی مناقب إمامنا النعمان سے منتخب حصہ پر مشتمل ہے۔¹⁷

(۲)۔ کتاب الکنی (ترجمہ نمبر: ۱۸۷۲ تا ۱۹۹۳)¹⁸

(۳)۔ کتاب الذیل علی الکنی (۱۹۹۴ تا ۲۰۰۷)¹⁹

¹⁶۔ عبدالقادر قرشی، الجواهر المضية فی طبقات الحنفیة، ۱: ۱۰۔

¹⁷۔ نفس مصدر، مقدمة التحقيق، ۱: ۴۔

¹⁸۔ نفس مصدر، ۴: ۷۔

(۴)۔ کتاب النساء (۲۰۰۸ تا ۲۰۱۲) 20

(۵)۔ کتاب الأنساب (۲۰۱۳ تا ۲۰۱۶) 21

(۶)۔ کتاب الألقاب (۲۰۵۷ تا ۲۰۰۹) 22

(۷)۔ کتاب من عرف بابن فلاں (۲۱۱۰ تا ۲۱۱۵) 23

نظم الجمان فی طبقات أصحاب إمامنا النعمان

یہ قلمی مخطوطہ ابراہیم بن محمد ابن دتماق (متوفی: 790) کی تصنیف ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب قاضی جلال الدین شافعی کی جانب سے ابتلاء کا سبب بنی۔ حاجی خلیفہ کے مطابق قلمی مخطوطہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ دوسری اور تیسری جلد میں امام اعظم کے اصحاب رحمہم اللہ کے تراجم ذکر کیے گئے ہیں اور حاجی خلیفہ نے لکھا ہے کہ انہوں نے پہلی اور دوسری جلد جو کہ مصنف کی تحریر اور خط کے ساتھ ہے اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ 24 مقالہ نگار نے نظم الجمان کے مخطوطہ کی تیسری جلد دیکھی جو کہ تین طبقات (پانچواں، چھٹا اور ساتواں) پر مشتمل ہے۔ مصنف نے پہلے بالترتیب تینوں طبقات کے فقہاء کے اسماء ذکر کیے ہیں پھر بالترتیب فقہاء کے تراجم ذکر کیے ہیں۔ تیسری جلد کے اختتام پر مصنف رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "تیسری جلد اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے اختتام پذیر ہوئی اور چوتھی جلد کے آغاز میں آٹھویں طبقہ کے فقہاء کا ذکر کیا جائے گا۔" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قلمی مخطوطہ تین سے زیادہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ (25)

19- نفس مصدر، ۱۰۱:۴۔

20- نفس مصدر، ۱۱۷:۴۔

21- نفس مصدر، ۱۲۵:۴۔

22- نفس مصدر، ۲۵۶:۴۔

23- نفس مصدر، ۳۵۱:۴۔

24- مصطفیٰ بن عبد اللہ حلبی، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون (بغداد: مكتبة المثنى، ۱۹۴۱م)، ۱۰۹۸:۲۔

25- ابراہیم بن محمد قاہری، نظم الجمان فی طبقات أصحاب إمامنا النعمان، مخطوطہ، ۲۰۵:۳۔

تاج التراجم

یہ کتاب زین الدین قاسم بن قطلوبغا السودونی²⁶ (متوفی: 879ھ) کی تصنیف ہے۔ آپ کی پیدائش 802ھ میں قاہرہ میں ہوئی اور سن وفات 879ھ ہے۔ یہ کتاب محمد خیر رمضان یوسف کی تحقیق کے ساتھ دارالقلم، بیروت سے پہلی مرتبہ 1413ھ میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کی ”تقدیم“ محمد خیر یوسف لکھتے ہیں:

یہ کتاب پہلی مرتبہ 1279 میں شائع ہوئی اور دوبارہ مکتبۃ المثنیٰ بغداد نے 1382ھ میں شائع کی۔⁽²⁷⁾

قاسم بن قطلوبغا السودونی (متوفی: 879ھ) اس کتاب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”جب میں اپنے شیخ امام عالم علامہ امام العارفین شہاب الدین احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد المقریزی کی کتاب ”التذکرہ“ پر مطلع ہوا تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنی کتاب میں آئمہ احناف کے تراجم ذکر کیے، میں نے چاہا کہ ان فقہائے تراجم کا اضافہ کروں جن کا تعارف مجھے آسانی سے میسر آسکے، اور اس میں اختصار کو پیش نظر رکھوں۔ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لیے اس کتاب کا خاتمہ آسان فرمائے۔“²⁸

اس کتاب میں حروف تہجی کے مطابق فقہائے کرام کے تراجم ذکر کیے گئے ہیں۔

طبقات الفقہاء

²⁶ آپ ۸۰۲ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ کنیت ابو العدل اور لقب زین الدین ہے۔ اپنے وقت کے امام، فقیہ اور محدث تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی، ابن ہمام، تاج احمد فرغانی، عز بن عبد السلام بغدادی اور عبد اللطیف کرمانی سے علم حاصل کیا۔ آپ نے ستر سے زیادہ کتب تصنیف کیں۔ ۴ ربیع الآخر ۸۷۹ھ میں حارہ الدیلم میں وفات پائی۔

²⁷ قاسم بن قطلوبغا سودانی، تاج التراجم (ومشقی: دارالقلم ۱۴۱۳ھ)، ۷۔

²⁸ قاسم بن قطلوبغا، تراجم الحنفیہ، ۸۵۔

یہ کتاب طاش کبریٰ زادہ²⁹ (متوفی: 967ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی بیان کیے ہیں اور پھر طبقاتی اسلوب پر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب "الشقائق النعمانية فيعلمها الدولة العثمانية"³⁰ بھی ہے اور یہ کتاب بھی فقہائے حنفیہ کے بارے میں ہی ہے، اس کتاب میں فقہائے حنفیہ کو دس طبقات میں بیان کیا گیا ہے۔

طاش کبریٰ زادہ رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"یہ کتاب مختصر ہے جس میں طبقات حنفیہ کو ذکر کیا گیا ہے، اس کتاب میں ہر طبقہ میں سے ان آئمہ کرام کا ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے علم شریعت کو نقل کیا اور اسے آگے پھیلا یا۔ فقہائے کرام کا ذکر ان کے درجات کے مطابق کیا ہے جو ان میں اقدم اور اعلیٰ ہے اسے دوسروں پر مقدم کیا ہے۔ فقیہ کے لئے فقہا کی معرفت کے سوا کوئی چارہ نہیں اس لیے کہ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ محل اتفاق میں اجماع کے انعقاد کے حوالے سے کس کا قول معتبر ہو گا اور محل اختلاف میں کس کے قول سے صرف نظر کیا جائے گا اور اقوال میں تعارض کے وقت کس کے قول کو ترجیح دی جائے گی چنانچہ جو ان میں سے زیادہ علم اور تقویٰ والا ہے اس کے قول کو معتبر جانا جائے گا۔ واللہ المستعان"³¹

اسلوب

(۱)۔ مصنف نے ابن کمال پاشا کی طبقاتی تقسیم کو اپنی کتاب کے آغاز میں ذکر کیا ہے۔³²

(۲)۔ مصنف نے کتاب میں فقہا کو مقام و مرتبہ کے لحاظ سے رکھا ہے۔ سب سے پہلے امام اعظم کا تعارف، پھر امام ابو

یوسف، امام محمد اور امام زفر کا بالترتیب ذکر کیا ہے حالانکہ امام زفر کا سن وفات امام یوسف سے بھی پہلے ہے۔ امام ابو یوسف کا

²⁹ آپ ۱۴ ربیع الاول ۹۰۱ھ کو پیدا ہوئے، علم صرف، نحو اور منطق اپنے والد گرامی سے حاصل کیے، اور صحیح بخاری اپنے استاذ علی محمد تونسلی سے پڑھی اور سند اجازت بھی حاصل کی۔ ۹۳۳ھ میں قسطنطنیہ کے مدرسہ میں مدرس مقرر ہوئے۔ ۹۵۲ھ میں قسطنطنیہ میں قاضی مقرر ہوئے یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں خراب ہو گئیں تو آپ نے اس منصب سے استعفیٰ دے دیا۔

³⁰ احمد بن مصطفیٰ طاشکبری زادہ، الشقائق النعمانية في علماء الدولة العثمانية (میروت: دارالکتب العربی)، ۱۵۔

³¹ احمد بن مصلح الدین طاش کبریٰ زادہ، طبقات الفقہاء (موصول: مطبعة الزهراء الحدیثہ، ۱۹۶۱ء)، ۲۔

³² نفس مصدر، ص، ۷۔

سن وفات 183ھ ہے جبکہ امام زفر کا سن وفات 158ھ ہے۔

(۳) مصنف نے فقہائے حنفیہ کے تراجم بیان کرنے میں زیادہ استفادہ علامہ قرشی کی کتاب الجواہر المضیئۃ سے کیا ہے۔

(۴)۔ مصنف نے سب سے آخر میں ابن کمال پاشا کا ذکر کیا ہے۔³³

طبقات الحنفیۃ

اس کتاب کے مصنف کا نام مولیٰ علاء الدین علی بن آمر اللہ الحمیدی المعروف بابن الحنائی وقنالی زادہ (متوفی 979ھ) ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر محی ہلال السرحان کی تحقیق کے ساتھ پہلی مرتبہ ”مطبعۃ (دیوان الوقف السنی) بغداد“ سے 1426ھ بمطابق 2005م میں شائع ہوئی۔ محقق نے اپنی اس تحقیق کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی قسم دو فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں مؤلف کے حالات زندگی، شیوخ، تلامذہ، آپ کی مؤلفات، طبقات حنفیہ پر لکھی جانے والی کتب کے اسماء، کتاب کے منہج و اسلوب اور مقام و مرتبہ کو بیان کیا گیا ہے اور دوسری قسم میں متن کتاب کو ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب کا موضوع

ڈاکٹر محی الدین ہلال السرحان اس کتاب کے موضوع کے بارے میں لکھتے ہیں:

”یہ وہ کتاب ہے جو مختصر ہے جس میں فقہائے حنفیہ کے تراجم [حالات زندگی] کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کی ابتداء امام اعظم ابو حنیفہ [متوفی: 150] سے ہوتی ہے اور کتاب ابن کمال پاشا [متوفی: 940] پر ختم ہوئی ہے۔“³⁴

کتاب کا منہج:

ابن الحنائی اپنی اس کتاب کے منہج و اسلوب کے بارے میں لکھتے ہیں:

”یہ کتاب مختصر ہے اور طبقات فقہاء احناف کو اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ میں نے اس کتاب میں مشہور آئمہ کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے ہر طبقہ میں علم شریعت کو نقل کیا اور آئمہ کرام کے درمیان اس کو پھیلا یا۔ ان کے احوال، درجات کے مطابق ہیں۔ جو قدیم ہے اسے مقدم کیا گیا ہے اور اس کتاب کو عمدہ اور مناسب ترتیب پر بیان کیا گیا ہے۔“³⁵

³³۔ نفس مصدر، ۱۳۶، ۱۳۵۔

³⁴۔ علی بن امر اللہ، طبقات الحنفیہ، ۱: ۸۸۔

مذکورہ بالا اقتباس سے معلوم ہوا کہ اس کتاب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے فقہائے کرام کا تقدیم کے اعتبار سے تذکرہ کیا ہے جو سن ولادت کے لحاظ سے مقدم ہے اس کا ذکر پہلے کیا ہے۔

ڈاکٹر محی الدین ہلال السرحان کتاب کے منہج و اسلوب کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ابن الحنای نے اس کتاب میں عموم کو پیش نظر رکھتے ہوئے مشہور فقہائے تراجم کو اختصار کے ساتھ کیے ہیں، جس قدر بڑا فقیہ ہے اس کے حالات زندگی اس قدر ضخیم ہیں۔ بعض فقہائے تراجم ایک صفحہ پر مشتمل ہیں اور بعض کے ایک سطر پر۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو اکیس طبقات میں تقسیم کیا ہے اور اکثر زمانہ کے تسلسل کا لحاظ رکھا ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ سے کتاب کا آغاز کر کے ابن کمال پاشا [متوفی: ۱۹۴۰] پر کتاب کا اختتام کیا ہے۔" 36

ڈاکٹر محی الدین ہلال کے تبصرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور فقہائے کرام کے تراجم پر انحصار کیا ہے۔ اور تراجم کے دوران فقیہ کی علمی شان و شوکت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اسی وجہ سے بعض فقہائے کرام کے حالات زندگی ایک صفحہ پر مشتمل ہیں اور بعض کے ایک سطر میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات بیان کیے گئے ہیں اور فقہائے کے اکیس طبقات بیان کیے ہیں۔ اور کل ۲۷۶ فقہائے کرام کا ذکر کیا ہے۔ طبقہ اول میں امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم سے آغاز کیا ہے اور آخری طبقہ میں احمد بن سلیمان المعروف بابن کمال پاشا پر اختتام کیا ہے۔

اعلام الاخبار من فقہاء مذهب النعمان المختار

اس کتاب کے مصنف کا نام محمود بن سلیمان کفوی³⁷ (متوفی: ۹۹۰ھ) ہیں۔ یہ کتاب ایک قلمی نسخہ ہے جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ کیا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا ذکر کیا گیا ہے، بالخصوص خلفائے

35- نفس مصدر، ۱: ۳۹۔

36- نفس مصدر، ۱: ۱۰۱۔

37- آپ علوم عقلیہ و نقلیہ کے جامع اور تبحر عالم دین تھے۔ آپ نے محمد بن عبد الوہاب اور سید محمد بن عبد القادر سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ ایک مدت تک درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے شعبہ سے منسلک رہے۔ آپ نے ۹۹۰ھ میں وفات پائی۔

راشدین اور فقیہ صحابہ کرام اور کثیر الروایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا ہے۔ پھر تابعین فقہا کا ذکر کرنے کے بعد آپ نے ”کتبۃ الایمة المجتہدین واصحاب المذہب واهل الیقین“³⁸ کے نام سے باب باندھا ہے جس میں آئمہ مجتہدین کا ذکر کیا ہے اور پھر ”کتاب أعلام الأیمة الحنفیة وکواکب الاخیار الملمة الحنفیة من ذوی الفتیة والقضاة علی حسب الامصار والطبقات بالاسانید والضعنات“³⁹ کے نام سے باب باندھا ہے جس میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کا ذکر کیا ہے جو افتاء اور قضاء کا کام کرتے رہے ہیں۔ اور اس کے بعد اپنی اس کتاب کو بائیس حصوں میں تقسیم کیا ہے اور اس حصہ کے لئے ”الکتبۃ“ کا لفظ استعمال کیا ہے جیسے کہ آپ پہلی حصہ کے بارے میں لکھتے ہیں: ”الکتبۃ الاولی فی تلامذة أبی حنیفة الامام المجتہد المتقدم أبو یوسف یعقوب بن ابراهیم بن حبیب بن سعد الانصاری“⁴⁰

الأثمار الحنفیة فی أسماء الحنفیة

یہ کتاب علی بن سلطان محمد القاری⁴¹ کی تصنیف ہے۔ آپ کا سن وفات 1014ھ ہے۔ اس کتاب کا ایک ایڈیشن ڈاکٹر عبد المحسن عبد اللہ احمد کی تحقیق کے ساتھ پہلی مرتبہ ”دیوان الوقف، بغداد“ سے 1430ھ بمطابق 2009م میں شائع ہوا۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔ اس کتاب کو محقق نے دو ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا باب دو فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں مصنف کے حالات زندگی اور خدمات اور دوسری فصل میں کتاب کا منہج و اسلوب اور بنیادی اور ثانوی مصادر جن سے مصنف نے استفادہ کیا تھا ان کا ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے باب میں متن کتاب کو ذکر کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات بیان کیے گئے ہیں پھر آپ کے جلیل القدر تلامذہ کا ذکر کیا گیا

38- محمود بن سلیمان کنوی، أعلام الأخبار من فقہاء مذهبنا لنعنا المختار، ۹۲، مخطوط۔

39- نفس مصدر، ۱۰۸۔

40- نفس مصدر، ۱۱۰۔

41- آپ ملا علی قاری کے نام سے مشہور ہیں، لقب نور الدین ہے، ہرات میں پیدا ہوئے۔ احمد بن حجر بیہقی، ابوالحسن بکری، عبد اللہ سندی اور قطب الدین کمی سے علم حاصل کیا، آپ نے بہت ساری کتب تصنیف کیں، جن میں سے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور شرح فقہ اکبر زیادہ مشہور ہیں، آپ نے شوال ۱۰۱۲ھ میں مکہ میں وفات پائی۔

ہے۔ اس کے بعد مختلف ممالک اور شہروں سے آنے والے آپ کے تلامذہ کا ملکوں اور شہروں کے اعتبار سے ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف نے 730 فقہاء کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد کتاب الکفی، کتاب النساء، کتاب الأنساب اور کتاب الجامع کے نام سے ابواب ذکر کیے ہیں۔

اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ڈاکٹر محمد ضیاء الدین الانصاری کی تحقیق کے ساتھ "خدا بخش اور نیشنل پبلک لائبریری، پٹنہ، ہند" سے 2002ء میں شائع ہوا۔ یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب طبقات حنفیہ پر لکھی جانے والی کتب کے بارے میں ہے۔ دوسرا باب مصنف کے حالات زندگی، تیسرا باب ہم عصر علما کا تعارف، چوتھا باب مصنف کی کتب بالخصوص مصنف کی تراجم پر لکھی گئی کتب پر مشتمل ہے۔ پانچواں باب مصنف کے علمی مقام و مرتبہ اور چھٹا باب متن کتاب پر مشتمل ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں سب سے پہلے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا ہے اور اسکے بعد آپ کے مشہور تلامذہ کا ذکر کیا ہے چنانچہ آپ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں:

"فصل: فی بقیة طبقات الحنفیة المشہورین فی طریقة الحنفیة اور دہا علی ترتیب الحروف

المہجائیة وہی خلاصة الجواهر المضیة والزواہر المرصیة⁴²

(فصل: دیگر طبقات حنفیہ کے بیان میں جو حنفی طریقہ پر مشہور ہیں، انہیں حروف تہجی کی ترتیب پر ذکر کیا گیا ہے اور یہ

الجواهر المضیة اور الزواہر المرصیة کا خلاصہ ہے۔)

محقق اس کتاب کے چوتھے باب میں لکھتے ہیں کہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری صدی ہجری سے آٹھویں صدی ہجری تک کے فقہائے حنفیہ کے حالات زندگی اس کتاب میں ذکر کیے ہیں جنکی تعداد 718 ہے اور اس کے بعد "باب الکفی" کے نام سے باب باندھا ہے اور ان فقہائے کرام کا ذکر کیا ہے جو کنیت کے ساتھ مشہور ہیں اور اس کے تحت 55 فقہائے کرام کا ذکر کیا ہے۔ پھر "کتاب النساء" کے نام سے باب باندھا ہے اور اس کے تحت 5 فقہیات کا ذکر کیا ہے۔ پھر "کتاب الأنساب" کے نام سے باب باندھا ہے اور اس کے تحت 142 انساب کا ذکر کیا ہے۔ اور پھر "کتاب الجامع" لائے ہیں اور اس میں مختلف فوائد ذکر کیے ہیں۔⁴³ یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے تالیف کی گئی ہے۔

⁴² علی بن سلطان محمد ہروی، الاثمار الجنیة فی اسماء الحنفیة (عراق: دیوان الوقف السنی، ۱۴۳۰ھ)، ص ۲۹۵۔

⁴³ نفس مصدر، ۳۲، ۳۱۔

الطبقات السنیة فی تراجم الحنفیة

اس کتاب کے مصنف تقی الدین بن عبد القادر التیمی⁴⁴ (متوفی: 1010ھ) ہیں۔ یہ کتاب عبد القادر محمد الحلوکی تحقیق کے ساتھ "دارالرفاعی، ریاض" سے پہلی مرتبہ 1403ھ بمطابق 1983م میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں خطبہ کے بعد "تاریخ" کے متعلق چند مفید مباحث ذکر کی ہیں۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کی سیرت، صفات، اسماء، اخلاق اور معجزات کو ذکر کیا ہے۔ پھر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اور اس کے حروف تجنی کے اعتبار سے فقہائے حنفیہ کا ذکر کیا ہے۔ پہلی جلد میں 276 فقہائے کرام کا ذکر کیا ہے۔ دوسری جلد میں 620 فقہائے کرام کا ذکر مکمل کیا ہے۔ تیسری جلد میں 894 فقہائے کرام کا ذکر مکمل کیا ہے۔ چوتھی جلد میں 1388 فقہائے کرام کا ذکر مکمل کیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ ابن کمال پاشا کی طبقاتی تقسیم بھی اپنی کتاب میں ذکر کی ہے، اور اسے بہت عمدہ تقسیم قرار دیا ہے۔⁴⁵

مہام الفقہاء

یہ کتاب محمد کامی الادرنوی کی تصنیف ہے۔ یہ ایک قلمی مخطوطہ ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ کتاب حروف تجنی کے اعتبار سے تالیف کی گئی ہے۔⁴⁶ مصنف نے اس کتاب میں ابن کمال پاشا کی مشہور طبقاتی تقسیم کو بھی ذکر کیا ہے۔⁴⁷ اس کے بعد آئمہ اربعہ کے تراجم ذکر کیے ہیں اور پھر آئمہ احناف کا تذکرہ کیا ہے۔

الفوائد البہیة فی تراجم الحنفیة

اس کتاب کے مصنف کا نام ابو الحسنات علامہ محمد عبدالحی الکنوی⁴⁸ ہے۔ اس کتاب کی تصحیح سید محمد بدر الدین ابو فراس النعسانی نے کی اور کچھ زوائد کا اضافہ بھی کیا ہے۔ یہ کتاب "دارالکتب الاسلامی، القاہرہ" سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب

⁴⁴ آپ ۹۵۰ھ میں پیدا ہوئے، قاضی بھی رہے، آپ نے بہت ساری کتب تصنیف فرمائیں اور مصر میں ۵ جمادی الثانی بروز ہفتہ ۱۰۱۰ھ میں وفات پائی۔

⁴⁵ تقی الدین بن عبد القادر تیمی، الطبقات السنیة فی تراجم الحنفیة (بیروت: دار القلم ۱۴۰۹ھ) ۴۳، ۴۱۔

⁴⁶ محمد کامی ادرنوی، مہام الفقہاء، مخطوطہ، ۲۔

⁴⁷ نفس مصدر، ۳، ۲۔

خطبہ، مقدمہ متن اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں کل ۵۸۷ فقہائے کرام کا تذکرہ کیا گیا ہے اکثر فقہائے کرام حنفی ہیں، بعض شافعی اور مالکی فقہا کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے لکھی گئی ہے۔⁴⁹ کتاب کا خاتمہ دو فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں مبہمات کی تعیین کی گئی ہے⁵⁰ یعنی اکثر فقہائے کرام نے کتب فقہ کے اندر صرف وصف، نسبت اور کنیت کا ذکر کیا ہے اور اسی کنیت، نسبت یا وصف میں دوسرے فقہا بھی شریک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے نام کے تعیین میں مشکل پیش آتی ہے۔ مصنف نے اس فصل میں اس کی وضاحت کی ہے اور کنیت، نسبت اور وصف مع اسم ذکر کیے ہیں۔

حدائق الحنفیة

اس کتاب کے مصنف کا نام مولوی فقیر محمد جہلمی⁵¹ رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ یہ کتاب "مکتبہ ربیعہ سلام مارکیٹ بنوری ٹاؤن، کراچی" سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کا حواشی اور مکملہ خورشید احمد خان، ایم اے نے لکھا ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور تیرہ (13) حدائق پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر 1300ھ تک کے فقہائے احناف کے حالات زندگی جامعیت اور اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ذکر فرمائے ہیں۔

اس کتاب میں علما و فقہا کا تذکرہ سن وفات کے اعتبار سے کیا گیا ہے⁵² اور جن علما و فقہا کی تاریخ وفات حتمی طور پر معلوم نہیں ہو سکی مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ہر ایک صدی کے آخر میں جس میں وہ فوت ہوئے ذکر کر دیا ہے۔ اس کتاب میں

48- آپ ۲۶ ذوالقعدہ ۱۲۶۴ھ بمطابق ۲۴ اکتوبر ۱۸۴۸ء کو بانڈہ، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے دس سال کی عمر میں حفظ اور سترہ سال کی عمر میں درس نظامی کی تکمیل کر لی تھی۔ آپ نے سو سے زائد کتب تصنیف کیں۔ علم حدیث اور علم التراجم کے بہت ماہر تھے۔ آپ نے ۱۳۰۴ھ کو جوانی کی عمر میں وفات پائی۔

49- عبدالحی کنوی، الفوائد البہیة فی تراجم الحنفیة (قاہرہ: دارالکتاب الاسلامی)، ۴۔

50- نفس مصدر، ۲۳۳۔

51- آپ ۱۲۶۰ھ میں موضع چتن، جہلم شہر میں پیدا ہوئے، میاں قطب الدین، میاں غلام محمد، مولوی نور احمد، مولوی عبد الکریم اور مولوی محمد حسن وغیرہ سے اکتساب علم کیا۔ چند کتب تصنیف کیں، ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۶ء بمطابق ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۳۴ھ ظہر کی نماز ادا کرتے ہوئے انتقال ہوا، جہلم شہر کے قبرستان میں اپنے بیٹے سراج الدین کے پہلو میں مدفون ہوئے۔

52- فقیر محمد جہلمی، حدائق الحنفیة (کراچی: مکتبہ ربیعہ)، ص ۱۸۔

کل 914 علماء و فقہاء کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ جن میں سے 180 بر صغیر کے ہیں اور 734 بیرون بر صغیر یعنی بر صغیر کے علاوہ دیگر ممالک میں رہنے والے ہیں۔ کتاب کے تاملہ میں 103 علماء و فقہاء حنفیہ کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب تین سال کے عرصہ میں 1297ھ میں مکمل ہوئی۔ یہ کتاب مطبع نولکشور سے تین مرتبہ شائع ہوئی، پھر یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی تھی مگر عرصہ دراز تک نایاب رہی۔ پھر اسے دوبارہ مکتبہ ربیعہ کراچی سے شائع کیا گیا۔ مصنف نے ابن کمال پاشا کی طبقاتی تقسیم کو بھی ذکر کیا ہے۔⁵³

خلاصہ بحث

اس بحث کا خلاصہ مندرجہ ذیل امور کی صورت میں ذکر کیا جاسکتا ہے:

- طبقات نگاری بنیادی طور پر علم تاریخ کا پہلو ہے۔
- طبقات نگاری کی مختلف اقسام ہیں جیسے طبقات المفسرین، طبقات المحدثین وغیرہ۔ ان میں سے ایک طبقات فقہاء بھی ہے۔ چاروں مذاہب (حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ) کے اپنے طبقات ہیں۔
- اہل علم کے لئے ان طبقات کی معرفت از حد ضروری ہے اس لیے طبقات فقہاء کی معرفت سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ کونسا فقیہ کس درجہ میں ہے اور اختلاف روایات کے وقت کس کی روایت کو ترجیح دی جائے گی۔
- تمام مذاہب کے علمائے اپنے مذہب کے فقہاء کی طبقہ بندی کرتے کتب تصنیف کیں ہیں، اسی طرح طبقات فقہائے حنفیہ پر بھی کتب لکھی گئی ہیں۔
- طبقات فقہائے حنفیہ پر جو کتابیں تحریر کی گئیں ہیں ان کا اسلوب اور منہج مختلف ہے۔ بعض کتابیں ایسی ہیں جن میں فقہاء کے تراجم حروف تہجی کے لحاظ سے ذکر کیے گئے ہیں جبکہ بعض کتابیں ایسی ہیں جن میں فقہاء کے علم و فضل کا اعتبار کیا گیا ہے اور کچھ کتابیں ایسی ہیں جن میں فقہاء کے سن و وفات کا لحاظ کیا گیا ہے۔
- الجواہر المصنویۃ اس فن میں سب سے ضخیم کتاب ہے اور مصدر اول کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب حروف تہجی کے اعتبار سے تحریر کی گئی ہے اور بعد میں جو کتابیں تالیف کی گئیں ہیں ان سب میں اس کتاب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

Bibliography

1. *Abū 'Abdullah, Ḥussuain Bin Alī, Al-Ṣamīrī, Akhbār-O-Abī Ḥanīfah Wa Aṣkhābuhoo, Ālim Al-Kitub, Beirūt, 1423ah.*
2. *Abū Al-Fidā, Qāsim Ibni Qatlūbaghā, Al-Sodānī, Tāj Al-Tarājim Fī Ṭabaqāti Al-Ḥanaḥīyah, Dār Al-Qalam, 1413 Ah.*
3. *Adarnavī, MuḥammadKamī, Muham Al-Fuqāha, Ṭabaqāt Al-Fuqāha, Makṭūṭah, Dār Al-Kitab Al-Waṭanīyah, Tīunas, Tārīkh Al-Taṣwīr, 1982.*
4. *Al-Katāni, Muḥammad bin J'afar, Al-Risālah Al-Mustaṭrifah, Dār Al-Kutub Al-Ilamīyah, Beirūt.*
5. *Amjid 'AlīA 'Azmi, Bahār-E-Shariāt, Maktab Al-Madīnah, Bāb Al-Madīnah, Karāchi.*
6. *Bukhari, Muḥammad Bin Ismāīl, Al-Jami' Al-Ṣaḥīḥ, DārIbniKathīr, Beirūt, 1408Ah.*
7. *Harwī, Qarī, 'Alī Bin Sultān Muḥammad, Al-Athmār Al-Junīyah FīAsmāi Al-Ḥanaḥīyah, Dīwān Al-Waqaf Al-Sunī, Irāq.*
8. *IbniĀjā, Shams Al-Dīn, Muḥammad Bin Maḥmūd Bin Khalīl, ṬabaqātiAl-Ḥanaḥīyah, Dār Al-M'Arifah, Beirūt 1305 Ah.*
9. *Ibni Al-Ḥanāī, 'Alī Bin Amarullah, Al-Ḥamīdī, ṬabaqātAl-Ḥanaḥīyah, Dīwān Al-Waqaf Al-Sunī, Irāq, 1426ah.*
10. *Jhelamī, Mulwī, Faqir Muḥammad, Ḥadāiq Al-Ḥanaḥīyah, Maktabahi Rabi'ah, Karāchi.*
11. *Kafwī, Maḥmūd Bin Suelimān, Ālām Al-Akhabār Min Fuqhā-E-Matahabi Al-Numān Al-Mukhtār, Makṭūṭah.*
12. *Muḥammad Amīn Bin 'UmarShāmā, Sharḥ'Aqūd Rasam Al-Muftī, Maktabah Al-Busharā, Karāchi, 1430ah.*
13. *Muṣṭafā Bin Abdullah Jalbī, Kashaf Al-Ḍanūn An Asāmī Al-KutabWa Al-Fanūn, Maktabah Al-Muthanā, Baghdad.*
14. *Qarī, 'Alī Bin Sultān, Sham Al-'Awārid Fī Tham Al-Rawāfiḍ, Markaz Al-Furqān, Qāhirah, 1425 Ah.*
15. *Qarshī, Abd Al-Qadīr Bin Muḥammad, Al-Jawāhir Al-Muḍīyah Fī Ṭabaqāt Al-Ḥanaḥīyah, Dār Al-Aḥyā Al-Kutab Al-'Arabīyah, 1408 Ah.*

16. *Rumī, Qāzī, Muḥammad Kāmī Bin Ibrahīm, Al-Adranwī, Muhām Al-Fuqāha Fī Ṭabqāt, Maktūṭah.*
17. *Ṣamīrī, Qāzī, Ḥussain Bin ‘Alī, Akhbār-O-Abī Ḥanīfah Wa Aṣkhābuhoo, Ālam Al-Kutab, Beirūt, 1405 Ah.*
18. *Shirazī, Abū Ishāq, Ibrahīm Bin ‘Alī, Ṭabaqāt Al-Fuqāha, Dār Al-Rāik Al-‘Arabī, Beirūt.*
19. *Sudūnī, Abū Al-Fidā, Qāsim Bin Qatlubaghā, Tāj Al-Tarājam, Dār Al-Qalam, Beirūt.*
20. *Sulimān Bin Ash'ath Sajistānī, Al-Sunan, Maktabah Dār Al-Salām, 2004.*
21. *Tamīmī, Taqī Al-Dīn Bin ‘Abd Al-Qādir, Al-Ṭabaqāt Al-Sunīyah Fī Tarājim Al-Ḥanfiyah, Dār Al-Qalam, Beirūt, 1409 Ah.*
22. *Ṭāshkabrī Zādah, Aḥmad Bin Muṣleh Al-Dīn, Ṭabqāt Al-Fuqāha, Maṭb ‘Ah Al-Zahrā Al-Ḥadithah, Mūsīl, 1380 Ah.*